OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

مشابہت کی شرعی حیثیت اور عصری معنویت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

A research and analytical study of the Shariah status and contemporary meaning of similarity

Saleem Ullah Masroor
Ph.D. Scholar in MY University Islamabad
Email: saleemullah.masroor@gmail.com

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor, University of Veterinary and Animal Sciences Lahore.
Email: sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Received on: 04-01-2026 Accepted on: 06-02-2026

Abstract
This research delves into the Shariah perspective on the concept of "similarity," exploring its current significance in the modern context. Through a combination of rigorous investigation and thoughtful analysis, the study aims to unravel the status of similarity within Islamic law. The objective is to bridge the gap between traditional interpretations and the challenges posed by contemporary issues. By presenting insights in clear and accessible language, this study endeavors to enhance understanding and contribute to discussions surrounding the dynamic interplay between Shariah principles and the evolving social landscape.
Keywords: similarity, Shariah status, contemporary meaning, research, analytical study.

تشبہ کا لغوی مفہوم:

ابن منظور افریقی نے شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں **:الشِّبْهُ والشَّبَهُ والشَّبِيهُ** جسے آپ مصادر بھی کہہ سکتے ہیں، اس کی جمع **أَشْباهٌ** ہے، اور ان تینوں کا معنی "مثل" بیان کیا ہے۔ جب ایک شے دوسری شے کے مماثل ہو اس وقت اہل عرب " **وأَشْبَهَ الشيْءُ الشيْءَ** "کہتے ہیں۔[1]

اسی طرح "تاج العروس" میں اس کا معنی "مثل" بیان کیا گیا ہے۔[2]

کتاب التعریفات کے مطابق کسی شے کی کسی دوسری شے کے ساتھ معنی میں مشترکہ امر پر دلالت کرنا تشبیہ کہلاتا ہے پہلی کو مشبہ (بالکسر) اور دوسری کو مشبہ بہ (بالفتح) کہتے ہیں، اس کے لیے آلۂ تشبیہ، اس کی غرض وغایت اور تشبیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے، یہ معنی جو بیان کیا گیا یہ اہل لغت کے نزدیک تھا۔ اصطلاح میں دو چیزوں کا کسی وصف میں یا کسی شے کے اوصاف میں مشترک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ زید میں شیر کی طرح بہادری پائی جاتی ہے یہاں وصف بہادری کا اشتراک ہے شیر کے ساتھ اور اسی طرح روشنی کا ہونا سورج میں، اس کو علماء بیان تشبیہ مفرد کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالی نے زمین کو پہنچنے والی بارش کے مثل مجھے ہدایت اور علم کے ساتھ بھیجا ہے۔[3]"

سرکار ﷺ نے یہاں پر علم کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اس کو تشبیہ مرکب یا تشبیہ مجتمع بھی کہتے ہیں جس طرح کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے گھر بنایا بہت خوبصورت حسین و جمیل اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی[4]"

اس کو تشبیہ جمع بالجمع کہتے ہیں یہاں پر وجہ شبہ عقلی ہے جو چند امور سے منتزع ہو رہی ہے پس یہاں نبوت کو گھر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔[5]

اساس البلاغہ میں اس کے معنی مماثلت کے بیان کیے گئے ہیں۔[6]

امام راغب اصفہانی نے بھی شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ **الشِّبْہُ والشَّبَہُ والشَّبِیہُ** کے اصل معنی مماثلت بلحاظ کیف کے ہیں مثلاً لون اور طعم میں باہم مماثل ہونا یا عدل اور ظلم میں۔[7]

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تشبہ عربی زبان کا لفظ ہے جو شبہ سے نکلا ہے اور اس کا مطلب مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، مثل ہونا، مانند ہونا، باہم مختلط ہونا، ہم وصف ہونا، مشابہت ہونا، مماثلت ہونا یا نقل کرنا کے ہیں۔ یعنی کوئی ایسی شے کہ جو دوسری شے کی طرح ہو تو کہیں گے کہ یہ شے اس جیسی ہے یا اس سے تشبہ رکھتی ہے مماثلت کا یہ عمل تشبہ کہلاتا ہے۔

تشبہ کا اصطلاحی مفہوم:

فقہاء نے تشبہ کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں، چند تعریفات درج ذیل ہیں:

حرام تشبہ بالکفار کسی مسلمان کا کسی کافر قوم کے ساتھ شرعاً یا عرفاً مذموم ناپسندیدہ اشیاء میں مشابہت اختیار کرنا ہے نیز ان چیزوں میں کہ جن میں کفار کے ساتھ مشابہت کا قصد بدلالت حال کیا جاتا ہے۔[8]

کسی نفع وغیرہ سے بے پرواہ ہو کر محض اس لیے کہ کسی کی ادا بھا جائے اور زبردستی اس کی ریس میں اسی ادا کو اختیار کرنا۔[9]

دو چیزوں کا حسی یا معنوی لحاظ سے اس قدر مماثل ہونا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو سکیں۔[10]

غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو ان کے لیے اس طرح خاص ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو اس پر غیر مسلم ہونے کا دھوکا ہو۔[11]

انسانی افعال کی اقسام

قبل اس کے کہ تشبہ کی اقسام اور اس کے حکم پر بحث شروع کی جائے انسانی افعال کی اقسام کو جان لینا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس قسم کے افعال پر تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور کس قسم کے افعال جواز کے دائرے میں آتے ہیں۔

امام شافعي، أحمد بن حنبل، ابن مهدي، ابن المديني، أبو داؤد، دار قطني اور دیگر کئی آئمہ کے نزدیک آدمی کے افعال تین اقسام میں منقسم ہیں؛ قلبی، لسانی اور افعال جوارح[12] لیکن چونکہ تشبہ کے ضمن میں بالخصوص افعال جوارح کا ذکر کیا جاتا ہے اس لیے یہاں ان کو بیان کیا جاتا ہے ۔افعال جوارح یا ظاہری انسانی افعال کی بنیادی طور پر تین بڑی اقسام ہیں:

۱۔افعال طبعیہ یا فطری یا قدرتی افعال　　۲۔افعال عادیہ　　۳۔افعال اختیاریہ

۱۔افعال طبعیہ

اس قسم میں ایسے افعال آتے ہیں جو کہ خالصتاً تقاضائے بشری کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ان افعال کو ادا کرنے میں وہ فرد اپنے جبلی اور فطری تقاضوں کے تحت مجبور محض ہے کیونکہ یہ فطری تقاضے یا ضرورت خود اس شخص کو ان افعال کے بجالانے پر آمادہ کر دیتے ہیں اور کوئی بھی فرد نہ تو ان سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان سے کلی طور پر اپنا دامن بچا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سر کو جنبش دینا، ہاتھ ہلانا، پلکیں جھپکانا وغیرہ یونہی مطلقاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، ستر کو ڈھانکنا اور جنسی ضروریات وغیرہ بھی اسی قسم میں داخل ہیں۔

۲۔افعال عادیہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جنہیں ایک انسان ایک خاص انفرادی کیفیت کے ساتھ انجام دیتا ہے جیسے کہ کھانے، پینے، سونے، جاگنے، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی عادات وغیرہ۔

۳۔افعال اختیاریہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جن کو ایک فرد اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے یعنی انسان اگر چاہے تو ان افعال کو ادا کرے اور چاہے تو ادا نہ کرے، مثال کے طور پر نکاح کرنا اور روزی کمانے کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ۔

افعالِ انسانی کا حکم

انسانی افعال کی درج بالا تین اقسام میں سے پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق بھی نہیں ہوتا اور ان افعال کو صرف اس لیے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا کہ کفار سے تشبہ منع ہے اور وہ بھی یہ افعال کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان یہ سب نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ افعال تشبہ کے دائرے سے خارج ہیں۔ چنانچہ بحر الرائق میں علامہ زین الدین بن ابراہیم[13] نقل کرتے ہیں:

"ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ التَّشْبِيهَ ِ هْلِ الْكِتَابِ لَا يُكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَإِ ّ َ ْكُلُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَفْعَلُونَ إِنَّمَا الْحَرَامُ هُوَ التَّشَبُّهُ فِيمَا كَانَ مَذْمُومًا وَفِيمَا يُقْصَدُ بِهِ التَّشْبِيهُ كَذَا ذَكَرَهُ قَاضِي خَانْ فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ فَعَلَى هَذَا لَوْ لَمْ يَقْصِدْ التَّشَبُّهَ لَا يُكْرَهُ عِنْدَهُمَا[14]"

"پھر یہ جان لو کہ کتابیوں کے ساتھ ہر چیز میں مشابہت مکروہ نہیں ہے۔ دیکھو ہم کھاتے پیتے ہیں اور وہ بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حرام تشبہ وہ ہے جو مذموم ہے اور جس میں مشابہت کا ارادہ کیا جائے جیسا کہ قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں اس کو ذکر کیا ہے تو اس بنا پر اگر آدمی نے تشبہ کا ارادہ نہیں کیا تو طرفین کے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا"

امام شافعی فرماتے ہیں:

"مَا نُهِينَا عَنْ التَّشَبُّهِ بِهِمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِ ّ َ ْكُلُ كَمَا َ ْكُلُونَ[15]"

"ہمیں ہر کام میں ان کی مشابہت سے نہیں روکا گیا اس لیے کہ جیسے وہ کھاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی تو کھاتے ہیں"

اسی طرح شکل وصورت میں شباہت انسانی دائرہ کار سے باہر ہونے کی وجہ سے مذموم نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے وہاں (دوزخ میں) لحہ بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعبی کو دیکھا ہے۔ اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! ﷺ اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ[16]"

"نہیں تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا"

ایک دوسری طویل حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باقی رہا مسیح ضلالت تو وہ ایک آنکھ سے کانا، کشادہ پیشانی اور چوڑے سینے والا ہوگا اس کے جسم میں ایک کندھے کا جھکاؤ سینہ کی طرف ہوگا اور وہ قطن بن عبد العزی کے مشابہہ ہوگا۔ یہ سن کر قطن کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس سے مشابہت میرے لئے نقصان دہ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ[17]"

"نہیں تم ایک مسلمان آدمی ہو اور وہ کافر ہوگا"

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ اس طرح کے معاملات میں مشابہت کوئی معنی نہیں رکھتی اور نہ ہی ان پر مشابہت کا اطلاق ہوتا ہے۔

افعال عادیہ اگرچہ افعالِ طبعیہ میں داخل ہیں لیکن یہ ان سے اس لیے مختلف ہیں کہ ان کو ایک بندہ مومن ایک خاص انفرادی کیفیت سے ادا کرتا ہے اس لیے کہ کھانا ہر فرد کی بنیادی ضرورت میں داخل ہے اور کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، کھانا کھانے پر تو تشبہ کا اطلاق نہیں ہوگا لیکن اس کے کھانا کھانے کی اشیاء پر، طرز نشست پر، انداز پر اور اس کی پسند و ناپسند پر ضرور بالضرور تشبہ کا اطلاق ہوگا اس لیے ایک بندہ مومن کو لباس، وضع قطع اور عادات وغیرہ میں تشبہ بالکفار سے بچنا ضروری ہے۔ رہی بات افعالِ اختیاریہ کی تو اس قسم پر بھی تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور ایک فرد مسلم کو ان افعال میں بھی کفار کی پیروی و مماثلت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسانی افعال کی پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے انہیں تشبہ کے دائرے میں داخل کرنا نہیں کیا جا سکتا جبکہ دوسری اور تیسری قسم تشبہ بالکفار کے دائرے میں شامل ہے اس لیے ان سے بچنا چاہیے۔

تشبہ کی اقسام

اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" [18]

"جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہوگا"

اس حدیث پاک سے جہاں کفار کی مشابہت کی مذمت معلوم ہو رہی ہے وہیں یہ حدیث نیکوکاروں کی مشابہت اختیار کرنے پر آخرت میں اچھے

اجر کی بشارت بھی دے رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ تشبہ، مماثلت یا مشابہت اچھی بھی ہے اور بری بھی۔ اس حدیث کے تحت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"تشبہ مطلق ہے جو اخلاق، اعمال اور لباس کو شامل ہے۔ خواہ اچھے لوگوں سے ہو یا برے لوگوں سے، اگر اخلاق و اعمال میں مشابہت ہو تو اس کا حکم ظاہر و باطن کو شامل ہے اور اگر لباس میں ہو تو حکم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہوگا۔ عرف عام میں اس کا مطلب لباس میں مشابہت لیا جاتا ہے اس لیے اس حدیث کو کتاب اللباس میں لائے ہیں۔[19]"

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جو وصف کسی قوم کی بد عقیدگی پر مبنی ہو اس میں اگر مشابہت کی جائے تو اس کا شمار بھی اسی بد عقیدہ قوم سے ہوگا مثلاً گلے میں رسی کا پھندہ بنا کر ڈالنا یہ عیسائیوں کی اس بد عقیدگی پر مبنی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز میں کفار کی مشابہت اس کو واجب نہیں کرتی کہ اس کا شمار بھی ان کفار میں سے ہوگا۔[20]"

مولانا شمس الدین احمد جعفری رضوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث ایک اصل کلی ہے کہ لباس اور عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار اور فساق و فجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح و تقوی کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہی کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار و فساق سے مشابہت کا ادنی مرتبہ کراہت ہے۔ مسلمان خود کو کافروں اور فاسقوں سے ممتاز رکھے تا کہ پہچانا جا سکے اور اس پر غیر مسلم ہونے کا شبہ نہ ہو۔[21]"

علامہ محمد نواب قطب الدین خان دہلوی[22] اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس و اطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق و فجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق و فجار کو ملتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا، ان کے اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی و سعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہوگا۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع و ہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور چیزیں آجاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق و اطوار، افعال و کردار، لباس و طرز رہائش میں ہو یا کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔[23]"

اس لحاظ سے تشبہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔ تشبہ محمود ۲۔ تشبہ مذموم

تشبہ محمود کو آسانی کے پیش نظر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔تشبہ محمود فرض ہو

اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنا ہے۔ان معاملات میں جن کی پیروی ہمارے لئے ضروری ہے جیسے نماز پڑھنے میں آپ ﷺ کی نقل کرنا اور حج اور روزوں وغیرہ کے معاملات میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا۔یہ معاملات ایسے ہیں کہ جن پر عمل کئے بغیر اللہ رب العزت کی رضا کا حصول ممکن نہیں اور اسی بات کا حکم خود اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں دیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے-:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا[24]"

"تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو"

۲۔تشبہ محمود واجب ہو

مثلاً وہ افعال کہ جن کو اللہ کے نبی ﷺ بنیت عبادت سرانجام دیتے تھے اور ان پر آپ ﷺ نے نی صرف مداومت فرمائی بلکہ امت کو بھی ان کاموں کے بجالانے کی تلقین کی اور یا پھر ان کے چھوڑ دینے پر آپ ﷺ نے سخت وعید یا تہدید فرمائی مثلاً باجماعت نماز کا اہتمام کرنا، داڑھی رکھنا، وتر پڑھنا، صدقۂ فطر ادا کرنا، قربانی کرنا، عیدین کی نماز ادا کرنا اور سجدہ تلاوت وغیرہ۔

۳۔تشبہ محمود سنت ہو

اس کی مثال یہ ہے کہ جن کاموں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہمارے لئے فرض قرار نہیں دی گئی ان کاموں میں بھی آپ ﷺ کی نقل کرنا جیسے خوراک، لباس واطوار، رہن سہن، معاشرت اور معاملات وغیرہ۔اگرچہ یہ کام رسول اللہ ﷺ بنیت عبادت نہیں بلکہ بطور عادت کے سرانجام دیتے تھے لیکن امت کو ان کاموں میں بھی آپ ﷺ کی پیروی کرنے پر عظیم ثواب کی بشارت ہے جیسا کہ حدیث پاک ہے:

"مِنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عَنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ[25]"

"فسادِ امت کے وقت جو میری ایک سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"

۴۔تشبہ محمود مستحب ہو

عادات و معاملات میں صحابہ کرام اور سلف صالحین رحمھم اللہ کے طریقے پر عمل کرنا بھی پسندیدہ، محمود اور مستحب ہے۔جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں-:

"خير شبابكم من تشبه بكهولكم، وشر كهولكم من تشبه بشبابكم[26]"

"تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر جوان وہ ہے جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کرے اور تمہارے بوڑھوں میں سے سب سے بدترین بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کی مشابہت اختیار کرے"

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

"ہر جگہ کے اہل دین اور ثقہ لوگوں کا جو لباس ہو اس کی اتباع زیادہ بہتر اور مستحب ہے۔[27]"

مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری فرماتے ہیں:

"دیندار مسلمان جس لباس کو اختیار کریں اسے اختیار کیا جائے اور جس لباس سے دیندار مسلمان اور علماء احتراز کریں اس سے بچا جائے۔[28]"

بلکہ یہ لوگ تو ایسے مقبولان بارگاہ خداوندی ہیں کہ ان کی مشابہت میں تو فوائد ہی فوائد ہیں جو شخص ان کے پاس لمحہ بھر کے لیے بیٹھ جائے اللہ رب العزت اسے بھی برکات سے محروم نہیں رہنے دیتا۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

"قَالَ هُمْ الْجُلَسَاء لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ[29]"

"اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"

بلکہ یہ لوگ تو اللہ رب العزت کو اتنے پیارے ہیں کہ اگر کوئی دل سے ان کی پیروی نہیں کرنا چاہتا اور ایمان نہ ہونے کے باوجود صرف ظاہر میں ان جیسی صورت بنالیتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کو دنیوی مصیبتوں سے بچانے میں نافع ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک حکایت ہے کہ غرق فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیا بچ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی ﷻ میں عرض کی۔ مولا یہ کیوں بچ گیا فرمایا اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔[30]

جب کہ ایک حدیث پاک میں حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں:

"یہ اس لئے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح حضرت محمد ﷺ اور قرآن پر ایمان نہیں لائے وہ یہ جان لیں کہ اللہ ﷻ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔[31]"

تو جب ایک کافر ان صریح احکامات کے ہوتے ہوئے اپنے کفر کے باوجود دنیوی عذاب سے بچ سکتا ہے تو ایک مسلمان جو کہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہے اور دل سے اپنے پیارے نبی ﷺ کی اور ان کے اصحاب کی اور سلف صالحین کی پیروی کرے گا تو وہ کیسے دینی اور دنیوی برکات سے محروم رہ سکتا ہے۔

تشبہ مذموم

تشبہ مذموم وہی ہے کہ جو کفار، فساق، فجار، بدعتی، ملحدین، شیطان، گمراہ فرقوں یا جانوروں کے ساتھ کیا جائے اسی طرح عورتوں کی مردوں کے ساتھ یا مردوں کی عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی مذموم ہے۔ تشبہ مذموم کو حکم کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

امام ابن صلاح[32] لکھتے ہیں:

"والتشبه لكفار قد يكون مَكْرُوها وَقد يكون حَرَامًا وَذَلِكَ على حسب الْفُحْش فِيهِ قلَّة وَكَثْرَة وَ أعلم[33]"

"کفار سے مشابہت کبھی کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی حرام ہوتی ہے اور یہ اس کے اندر فحش کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے ہوتا ہے"

اس لحاظ سے تشبہ کی اقسام درج ذیل ہیں:

۱۔تشبہ بالکفار کفر ۲۔تشبہ بالکفار حرام ۳۔تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز ۴۔تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ

۵۔تشبہ بالکفار مباح

۱۔تشبہ بالکفار کفر

کفار کے ساتھ دینی معاملات میں یا عقائد یا ضروریات دین وغیرہ کی مشابہت انسان کو کفر کے گہرے گڑھے میں گرا سکتی ہے اس کی مثال یوں ہے جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف (یعنی قرآنِ پاک) یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنّت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زُنّار باندھنا، سر پر چُٹیا رکھنا، قَشقہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر مخصوص قسم کا ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فُقَہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نِکاح کا حکم دیا جائے گا۔[34] جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہنے یا زُنّار باندھے بلکہ کوئی اپنی کمر میں یوں ہی رسّی باندھ کر کہے کہ یہ زنّار ہے، اس کے یہ اَفعال کفر ہیں۔[35]جس نے سر پر مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی رکھ کر کہا: "دل سیدھا ہونا چاہیئے" یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہرِ شریعت کا انکار کیا۔[36]

اسی طرح علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دِین ہے کفر ہے۔ یونہی عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔[37]اس لیے کہ یہ شخص وارثان انبیا اور وارثان محراب و منبر جو کہ دین کی ترویج واشاعت اور اس کے فہم کے لیے بنیادی رہنما ہیں وہ ان کی توہین کی نیت سے ان کی مشابہت اختیار کر رہا ہے جب کہ علماء کی عزت اور ادب و احترام امت پر واجب ہے۔ اور ان کی تحقیر و توہین کفر ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔[38]جبکہ توہین بوجہ علم دین کرے وگرنہ اگر بسبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔[39]

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سَہْل کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

خوف کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ ﷻ کے علمِ اَزَلی کے تعلق سے ڈرتا رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے، آیا اچھا خاتِمہ یا کہ براخاتمہ !) اور اس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام خِلافِ سنّت (یعنی سنّت کو مٹانے والی بری بدعت کا اِرتکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نحوست اسے کفر تک پہنچادے۔[40]

۲۔تشبہ بالکفار حرام:

دینی معاملات جیسے عبادات اور معاملات وغیرہ میں کفار کے ساتھ بالقصد مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اور اگر ارادہ و نیت کے بغیر ہو تو حرام

نہیں جیسا کہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی[41] لکھتے ہیں:

"مرد را تشبہ بہ زناں و زن را تشبہ بہ مرداں و مسلم را تشبہ کفار و فساق حرام است[42]"

"مرد کو عورت کی مشابہت (لباس وغیرہ میں اختیار کرنا) اور عورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔"

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی نے تو تشبہ بالرجال یا تشبہ بالنساء کو بھی حرام قرار دیا ہے۔[43] مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"کافروں اور فاسقوں کے لباس کے ساتھ جس درجہ کی مشابہت ہوگی اسی درجہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا جس لباس میں پوری مشابہت ہوگی وہ ناجائز اور حرام شمار ہوگا اور جس لباس میں تھوڑی مشابہت ہوگی وہ مکروہ شمار ہوگا۔[44]"

نوحہ یعنی میّت کے اوصاف (خوبیاں) مبالغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں بالاِ جماع حرام ہے۔ یونہی واویلا، وامصیبتاہ (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کر چلانا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیّت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ میت پر آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضورِ اقدس ﷺ نے (اپنے لختِ جگر) حضرتِ ابراہیم کی وفات پر بکا فرمایا، (یعنی آنسو بہائے)۔[45]

۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز

کفار کے ساتھ دینی معاملات سے ہٹ کر لباس، عادات اور معاملات وغیرہ میں جو کہ کفار ہ تو شعار ہوں اور نہ وہ ان کو دینی لحاظ سے معظم و متبرک نہ سمجھتے ہوں تو ایسے معاملات میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبیؑ کی طرف وحی فرمائی اپنی قوم سے کہو کہ وہ نہ تو میرے دشمنوں کے ٹھکانوں میں داخل ہوا کرے نہ ہی میرے دشمنوں کا لباس پہنا کرے نہ میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوا کرے اور نہ ہی میرے دشمنوں کے کھانے کھایا کرے کہ کہیں وہ لوگ ان کی طرح میرے دشمن نہ ہو جائیں۔[46]"

اسی سے متعلق مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"ایسا لباس جس میں کفار اور فساق سے تشبہ لازم آتا ہو مسلمان کے لیے پہننا مکروہ و ممنوع ہے۔[47]"

کفار کے ساتھ تشبہ والا لباس پہننا تو ناجائز ہے ہی لیکن علماء نے تو سرے سے ایسا لباس تیار کرنا ہی مکروہ قرار دیا ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین[48] لکھتے ہیں:

"أَمَرَهُ إِنْسَانٌ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ خُفًّا عَلَى زِيِّ الْمَجُوسِ أَوْ الْفَسَقَةِ أَوْ خَيَّاطًا أَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ ثَوْبًا عَلَى زِيِّ الْفُسَّاقِ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ لِأَنَّهُ سَبَبُ التَّشَبُّهِ بِالْمَجُوسِ وَالْفَسَقَةِ[49]"

"کسی موچی سے کسی نے فرمائش کی کہ تو مجھ کو ایسا موزہ بنادے جو مجوسیوں یا فاسقوں کے انداز پر ہو یا درزی سے کہا کہ تو مجھے اہل فسق کا لباس

تیار کر دے تو ان پیشہ وروں کا ایسی چیز بنا کر دینا شرعاً مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں کفار اور فساق سے مشابہت ہوتی ہے"

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب تشبہ بالکفار کی نقصانات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک بزرگ کہیں جا رہے تھے، اس دن اتفاق سے ہندوؤں کے تہوار کا وہ دن تھا جس میں یہ لوگ حیوانات وغیرہ کو رنگتے تھے، یہ بزرگ پان کھاتے ہوئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کو رنگ نہیں کیا گیا تھا انہوں نے اس پر تھوک دیا اور مذاق میں فرمایا تجھے کسی نے نہیں رنگا لے میں نے تجھے رنگ دیا۔ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ منہ میں ایک سانپ لگا ہوا ہے، اس شخص نے پوچھا حضرت کیا حال ہے ؟فرمایا سب حال اچھا ہے مگر ایک دن گدھے پر پیک ڈال دی تھی اس میں گرفتاری ہو گئی اور حکم ہوا کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مشابہت کیوں کی تھی سو عذاب میں مبتلا ہوں اور اپنے کئے کو بھگت رہا ہوں[50]"

مفتی محمود الحسن گنگوہی لکھتے ہیں:

"جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار ہو مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے۔[51]"

۴۔تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ

کفار کے ساتھ ایسی مشابہت جو کہ نہ تو دینی معاملات سے ہو اور نہ ہی کفار کا شعار ہو ایسی مشابہت ناجائز تو نہیں ہے لیکن ناپسندیدہ ضرور ہے مولانا رشید احمد گنگوہی اس تشبہ سے متعلق فرماتے ہیں:

"کانپور میں ایک نصرانی جو کسی اعلی عہدہ پر تھا مسلمان ہو گیا مگر مصلحتاً اس بات کو چھپائے ہوئے تھا، اتفاق سے اس کا تبادلہ کسی دوسری جگہ کو ہو گیا۔اس نے ان مولوی صاحب کو جن سے دین اسلام کی باتیں سیکھی تھیں اپنے تبادلہ سے مطلع کیا اور تمنا کی کہ کسی دیندار شخص کو مجھے دے دیں جس سے علم دین حاصل کرتا رہوں چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ایک قابل شاگرد کو اس کے ساتھ کر دیا۔کچھ عرصہ بعد جب یہ نصرانی بیمار ہوا تو اس نے مولوی صاحب کے شاگرد کو کچھ روپے دیے اور کہا کہ جب میں مر جاؤں اور عیسائی مجھے اپنے قبرستان میں دفن کر آئیں تو تم رات کو جا کر مجھے قبر سے نکالنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ چنانچہ اس نصرانی کی وفات کے بعد جب مولوی صاحب کے شاگرد نے حسب وصیت رات کو ان کی قبر کھولی تو دیکھا کہ اس میں وہ نصرانی تو ہے نہیں البتہ مولوی صاحب پڑے ہیں وہ سخت پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے میرے استاد یہاں کیسے ؟آخر دریافت سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نصرانیوں کے طور طریقوں کو پسند کرتے اور اچھا جانتے تھے۔[52]"

۵۔تشبہ بالکفار مباح

کفار کے ساتھ جدید دنیوی معاملات میں جیسے کہ جدید سائنسی ایجادات موبائل فون، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، جنگی ساز و سامان اور علاج معالجے کی سہولیات وغیرہ میں تشبہ اختیار کرنا جائز ہے اور اگر یہ چیزیں مسلمانوں سے میسر ہوں تو مسلمانوں سے ہی لینا بہتر ہے۔

نتائج وسفارشات

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تشبہ بالکفار کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز ہیں لیکن تشبہ بالکفار کی کوئی سی بھی شکل ہو وہ درست نہیں ہے اور اسے اپنانا قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہے صحابہ اور اسلاف اسے ناپسند کرتے تھے اور سنت کی تابعداری کو مقدم رکھتے تھے اسی لیے وہ دنیا کی زندگی میں بھی کامیاب و کامران تھے۔ آج مسلمان دنیاوی زندگی میں پستی کا شکار ہیں اس کی ایک وجہ سنت سے روگردانی بھی ہے۔ اگر آج ہم قرآن وسنت کا دامن تھام لیں گے تو دنیوی زندگی میں بھی کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ[53]"

"نہ تم سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مومن ہو"

اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"دین غالب رہے گا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود اور عیسائی دیر سے افطار کرتے ہیں[54]"

یعنی سنت کو تھامے رہو گے اور تشبہ بلکفار کی بجائے اس کی مخالفت کرو گے تو کامیاب رہو گے۔

مسلمان تو ایک دن میں روزانہ پانچ مرتبہ صراط مستقیم پر چلنے کی، تشبہ بالکفار سے بچنے کی اور مغضوب علیھم وضالین سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔ شیاطین کے لشکروں کی تشبہ سے بندہ مومن راستہ بھول سکتا ہے لیکن قرآن وسنت کی پیروی سے بندہ مومن راہ ہدایت سے بھٹک نہیں سکتا۔ دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی بلکہ رب قدوس کی رضا توفاتبعونی کے تحت ہی حاصل ہو سکتی ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ تشبہ بالکفار سے بچ کر سنت کی پیروی کی جائے۔

مصادر ومراجع:

☆ **القرآن الکریم**

☆ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، کتاب اللباس، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

☆ **حدائق الحنفیہ**

☆ ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، **الزواجر عن اقتراف الکبائر**، المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت، لبنان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

☆ ابن صلاح، تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن، **فتاوی ابن الصلاح**، مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت، طبع اول، ۱۴۰۷ھ

☆ ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، **رد المحتار علی الدر المختار**، دار الفکر بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء

☆ ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوري**، دار الکتاب الاسلامی، طبع دوم

☆ **معجم المولفین**

☆ **طبقات الشافعیین**

☆ اعظمی، مولانا امجد علی، **بہارِ شریعت**، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۶ء

☆ افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابن منظور، **لسان العرب**، مادہ ش ب ہ، دار صادر بیروت، طبع سوم ۱۴۱۴ھ

☆ امجدی، مفتی جلال الدین، **فتاوی فیض الرسول**، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء

☆ بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتَابُ الدَّعَوَاتِ، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ

☆ بریلوی، احمد رضا خان، **فتاوی رضویہ**، رضا فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء

☆ بیھقي، ابو بکر احمد ابن حسین ابن علی، **الزھد الکبیر للبیھقي**، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۹۶ء۔ تبریزي، محمد بن عبداللہ الخطیب، **مشکاۃ المصابیح**، کتاب الایمان، المکتب الاِسلامی بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ

☆ پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، **مالابد منہ، مترجم کفیل الرحمن**، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

☆ جرجاني، علي بن محمد بن علي الزین الشریف، **کتاب التعریفات**، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول ۱۴۰۳ھ

☆ حنبل، احمد بن حنبل، مسند، **مسند جابر بن عبد اللہ**، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، حدیث: ١٤٨٠٠، ۱۰۹:۲۳

☆ دہلوی، عبد الحق، **اشعۃ اللمعات**، مترجم محمد عبد الحکیم شرف قادری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ط ثانی، ۲۰۰۲ء

☆ دہلوی، محمد نواب قطب الدین خان، **مظاہر حق**، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور، ط ندارد

☆ راغب أصفھاني، أبوالقاسم الحسین بن محمد، **المفردات في غریب دار العلم الدار الشامیۃ**، دمشق بیروت، ۱۴۱۲ھ

☆ رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، **کتاب الفتاوی**، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء

☆ الزّبیدي، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسیني، **تاج العروس من جواھر القاموس**، دار الھدایۃ، ط ندارد

☆ زمخشري، أبوالقاسم محمود بن عمرو بن أحمد، جار اللہ، **أساس البلاغۃ**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبع اول ۱۴۱۹ھ

☆ سبکي، تاج الدین عبد الوھاب بن تقی الدین، **الأشباہ والنظائر**، دار الکتب العلمیۃ، طبع اول ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء

☆ سرخسي، شمس الأئمۃ محمد بن أحمد بن أبي سھل، **المبسوط**، دار المعرفۃ بیروت، بدون طبعۃ، تاریخ النشر ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء

☆ سعیدی، غلام رسول، **نعم الباری شرح صحیح البخاری**، ضیاالقران پبلی کیشنز کراچی، ط دوم، ۲۰۱۴ء

☆ شمس الدین، احمد، **قانون شریعت**، زاویہ پبلشرز، داتا دربار مارکیٹ لاہور، ط ن۔م، اشاعت ۲۰۰۷ء

☆ قادری، محمد الیاس، **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**، مکتبۃ المدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی، ط ندارد

☆ قاری، ملا علی، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح**، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م

☆ گنگوہی، مفتی محمود الحسن، **فتاوی محمودیہ**، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء

☆ گیلانی، سید مناظر احسن، **اسلامی معاشیات**، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۷

☆ لاجپوری، مفتی سید عبد الرحیم، **فتاوی رحیمیہ**، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء

☆ مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الفضائل، دار احیاء التراث العربی، بیروت

☆ میرٹھی، عاشق الٰہی، **تذکرۃ الرشید**، ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور، ط ندارد، اشاعت ۱۹۸۶ء

☆ نسائی، عبد الرحمن بن شعیب، **سنن نسائی**

☆ هندي، علي بن حسام الدين ابن قاضي خان، **كنز العمال في سنن الاقوال والافعال**، مؤسسة الرسالة، طبع پنجم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

حوالہ جات

1 افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابن منظور، **لسان العرب**، مادہ ش ب ہ، دار صادر بیروت، طبع سوم ۱۴۱۴ھ، ۵۰۳:۱۳۱۱الزّبیدي، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق

2 الحسیني، **تاج العروس من جواهر القاموس**، دار الهداية، ط ندارد، ۳۶:۴۱۱

3 مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الفضائل، باب مثل مابعث بہ النبی ﷺ من الھدی والعلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، حدیث: ۲۶۸۹

4 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، حدیث: ۳۵۳۵

5 جرجاني، علي بن محمد بن علي الزين الشريف، **كتاب التعريفات**، باب التاء، دار الكتب العلمية بيروت، طبع اول ۱۴۰۳ھ، ۵۸:۱

6 زمخشري، أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، جار الله، **أساس البلاغة**، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، طبع اول ۱۴۱۹ھ، ۴۳۹:۱

7 راغب أصفهاني، أبو القاسم الحسين بن محمد، **المفردات في غريب**، دار العلم الدار الشامية، دمشق بيروت، ۱۴۱۲ھ، ۴۴۳:۱

8 ابن نجیم، زین الدین بن إبراهیم، **البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري**، دار الكتاب الإسلامي، طبع دوم، ۱۱:۲

9 گیلانی، سید مناظر احسن، **اسلامی معاشیات**، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۷، ص: ۳۰۷

10 راغب أصفهاني، **المفردات في غريب** ۴۴۳:۱

11 امجدی، مفتی جلال الدین، **فتاوی فیض الرسول**، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء، ۶۰۰:۲

12 سبكي، تاج الدين عبد الوهاب بن تقي الدين، **الأشباه والنظائر**، دار الكتب العلمية، طبع اول ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء، ۵۴:۱

13 آپ ۹۷۰ھ میں پیدا ہوئے آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہ اور اصولي تھے تھے آپ کی تصانیف میں سے شرح منار الانوار في اصول الفقه، البحر الرائق في شرح الكنز الدقائق، الاشباه والنظائر، التحفة المرضية في الاراضي المصرية، الفتاوى الزينية مشہور ہیں۔ (**معجم المولفين**، ۱۹۲:۴)

14 ابن نجیم، زین الدین بن إبراهیم بن محمد، **البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري**، ۱۱:۲

15 سرخسي، شمس الأئمة محمد بن أحمد بن أبي سهل، **المبسوط**، دار المعرفة بيروت، بدون طبعة، تاريخ النشر ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، ۲۰۱:۱

16 حنبل، احمد بن حنبل، مسند، **مسند جابر بن عبد الله**، مؤسسة الرسالة، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، حدیث: ١٤٨٠٠، ۱۰۹:۲۳

17 ایضاً، **مسند ابی ہریرہ**، حدیث: ۷۹۰۵، ۲۸۲:۱۳

18 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، المكتبة العصرية صيدا بيروت، ط ندارد، حدیث: ۴۰۳۱

19 دہلوی، عبدالحق، **اشعۃ اللمعات**، مترجم محمد عبدالحکیم شرف قادری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ط ثانی، ۲۰۰۲ء، ۵:۵۷۷

20 سعیدی، غلام رسول، **نعم الباری شرح صحیح البخاری**، ضیاالقران پبلی کیشنز کراچی، ط دوم، ۲۰۱۴ء، ۱۲:۳۷۸

21 شمس الدین، احمد، **قانون شریعت**، زاویہ پبلشرز، داتادر بار مارکیٹ لاہور، ط ن۔م، اشاعت ۲۰۰۷ء، ۲:۴۲۶

22 ۱۲۱۹ھ میں پیدا ہوئے علوم شرعیہ شاہ اسحق دہلوی سے حاصل کیے متعدد حج کیے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ آپ کی اردو شرح مشکوۃ "مظاہر حق "مشہور خلائق ہے۔ ستر سال کی عمر پائی اور ۱۲۸۹ھ میں وفات پائی۔(**حدائق الحنفیہ**، ص:۵۰۵)

23 دہلوی، محمد نواب قطب الدین خان، **مظاہر حق**، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور، ط ندارد، ۱۸۵:۴

24 **القرآن الکریم۔** ۲۱:۳۳

25 بیھقي، ابو بکر احمد ابن حسین ابن علی، **الزهد الكبير للبيهقي**، مؤسسۃ الكتب الثقافیۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۹۶ء، حدیث: ۲۰۷، ۱۱۸:۱۔ تبریزي، محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، المکتب الِاسلامی بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ، حدیث: ۱۶۶

26 هندي، علي بن حسام الدین ابن قاضي خان، **کنز العمال في سنن الاقوال والافعال**، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع پنجم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، ۱۵:۷۸۶

27 رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، **کتاب الفتاوی**، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء، ط ندارد، ۶:۹۵

28 لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، **فتاوی رحیمیہ**، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، ط ندارد، ۱۰:۹۷

29 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کِتَابُ الدَّعَوَاتِ بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، حدیث: ۶۴۰۸ ; مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ باب فضل مجالس الذکر، حدیث: ۲۶۸۹

30 قاری، ملا علی، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح**، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م، ۸:۲۵۵

31 نسائی، عبدالرحمن بن شعیب، **سنن نسائی**، حدیث: ٥٤٠٠

32 آپ عظیم شافعی فقیہ ہیں۔ تفسیر، لغت، حدیث، فقہ، اسماء الرجال، حدیث سے متعلقہ علوم اور دیگر فنون میں آپ کی نظیر کوئی نہ تھا کثیر الملازمت تھے ورع و تقوی میں بھی آپ کی مثل کوئی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کے جنازے میں اژدھام کثیر تھا آپ کی تصانیف میں سے شرح مشکل الوسیط للغزالي في فروع الفقه الشافعي، الفتاوی، علوم الحدیث، معرفۃ المؤتلف والمختلف في اسماء الرجال، وطبقات الشافعیۃ مشہور ہیں لیکن سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب مقدمہ ابن الصلاح کو ملی جو اصول حدیث میں اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔(**طبقات الشافعیین**، ۸۵۷:۱.)

33 ابن صلاح، تقی الدین عثمان بن عبدالرحمن، **فتاوی ابن الصلاح**، مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت، طبع اول، ۱۴۰۷ھ، ۲:۴۷۳

34 اعظمی، مولانا امجد علی، **بہارِ شریعت**، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۶ء، ط ندارد، ۱:۲۶

35 بریلوی، احمد رضا خان، **فتاوی رضویہ**، رضا فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء، ط ندارد، ۵۴۸-۵۰، ۲۴:

36 **نفس مصدر**، ۲۴:۵۴۹

37 اعظمی، مولانا امجد علی، **بہار شریعت**، ۱:۷۲۶

38 بریلوی، احمد رضا خان، **فتاوی رضویہ**، ۱۴:۲۶۹

39 **نفس مصدر**، ۱۵:۱۶۳

40 ادری، محمد الیاس، **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**، مکتبۃ المدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی، ط ندارد، ص:۲۱

41 شیخ جلال الدین کبیر اولیائے چشتی کی اولاد میں سے ہیں علوم عقلیہ وعلوم نقلیہ اور فقہ واصول میں مرتبہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے علم تفسیر وکلام اور تصوف میں ید طولی حاصل تھا شاہ عبدالعزیز آپ کو بیہقی وقت کہا کرتے تھے میرزا مظہر جانجاناں سے بیعت ہوئے جو کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت کے دن خدا نے پوچھا کہ میرے لیے کیا لائے ہو تو میں ثناء اللہ کو پیش کروں گا۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ ہیں آپ کی تفسیر مظہری مشہور خلائق ہے۔(**حدائق الحنفیہ**، ص: ۴۸۴)

42 پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، **مالابدمنہ، مترجم کفیل الرحمن**، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ص: ۱۳۲

43 ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، **الزواجر عن اقتراف الکبائر**، المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت، لبنان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، ۱: ۲۹۸

44 لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، **فتاوی رحیمیہ**، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، ط ندارد، ۱۶۱: ۱۰

45 اعظمی، مولانا امجد علی، **بہارِ شریعت**، ۳۴۱: ۱

46 ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، **الزواجر عن اقتراف الکبائر**، ۱: ۲۵

47 لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، **فتاوی رحیمیہ**، ۱۵۶: ۱۰

48 آپ فقیہ اور اصولي تھے ۱۱۹۸ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۵۲ھ کو اسی شہر میں وفات پائی کثیر التصانیف بزرگ ہیں جن میں سے رد المحتار علی الدر المختار علی تنویر الابصار، عقود اللآلي في الاسانيد العوالي، العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، حاشية نسمات الاسحار علی شرح افاضۃ مشہور ہیں۔(**معجم المولفین**، ۷۷: ۹)

49 ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، **رد المحتار علی الدر المختار**، دار الفکر بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، ۶: ۳۹۲

50 میرٹھی، عاشق الٰہی، **تذکرۃ الرشید**، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، ط ندارد، اشاعت ۱۹۸۶ء، ۲: ۲۵۰

51 گنگوہی، مفتی محمود الحسن، **فتاوی محمودیہ**، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء، ط ندارد، ۵: ۱۸۶

52 میرٹھی، عاشق الٰہی، **تذکرۃ الرشید**، ۲: ۲۵۰

53 **القرآن الکریم**۔ ۳: ۱۳۹

54 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، کتاب الصوم، باب مایستحب من تعجیل الفطر، حدیث: ۲۳۵۳، ۲: ۳۰۵

References

1. Afriki, Muhammad bin Makram bin Ali bin Manzoor, The Language of the Arabs, Madhsha Sh Bah, Dar Sadir Beirut, Third edition 1414 AH, 13:503 Al-Zubaidi, Muhammad bin Muhammad bin Abd al-Razzaq
2. Al-Husaini, Taj al-Aros min Jawahar al-Qamoos, Dar al-Hidaya, T.Dhird, 36:411
3. Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Fadayl, chapter like what was sent to the Prophet ﷺ from al-Hadi and knowledge, Darahiya al-Truth al-Arabi, Beirut, Hadith: 2689.
4. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Manaqib, Chapter Khatam al-Nabieen ﷺ, Hadith: 3535
5. Jarjani, Ali bin Muhammad bin Ali Al-Zain al-Sharif, Kitab Al-Taffat, Chapter Al-Ta'a, Dar Al-Kutub Al-Elamiya Beirut, first edition, 1403 AH, 1:58
6. Zamakhshari, Abu al-Qasim Mahmud bin Amr bin Ahmed, Jarallah, Asas al-Balaghah, Dar al-Kutub al-Elamiya, Beirut, Lebanon, ed. I 1419 AH, 1:439
7. Raghib Isfahani, Abu al-Qasim al-Husayn ibn Muhammad, al-Mufardat fi Gharib, Dar al-Ilam al-Dar al-Shamiya, Damascus, Beirut, 1412 AH, 1:443.
8. Ibn Najaim, Zain al-Din Ibn Ibrahim, Al-Bahr al-Ra'iq, Sharh Kinz al-Daqayq, Wimnah al-Khaliq, and Takimla al-Tawri, Dar al-Kitab al-Islami, Volume II, 2:11

9. Geelani, Syed Mubarak Ahsan, Islamic Economics, Sangmail Publications Lahore, Published 2007, p: 307
10. Raghib Isfahani, Al-Mufardat fi Gharib 1:443
11. Amjadi, Mufti Jalaluddin, Fatawi Faizul Rasool, Shabbir Brothers Urdu Bazar Lahore, Published in 1993, 2:600
12. Sabki, Taj al-Din Abd al-Wahhab bin Taqi al-Din, Al-Ashbah wa al-Nazir, Dar al-Kutub Al-Elamiya, first edition 1411 AH/1991 A.D., 1:54
13. You were born in 970 A.H. You were a great jurist and principled person of your time Among the works of Sharh Munar al-Anwar fi Usul al-Fiqh, Al-Bahr al-Raiq fi Sharh al-Kanz al-Daqayq, al-Ishbah wa al-Nazir, al-Tahfa al-Mordiyyah fi al-Arazi al-Misriyyah, Al-Fatawa al-Ziniya are famous.
14. Ibn Najaim, Zain al-Din ibn Ibrahim ibn Muhammad, Al-Bahr al-Ra'iq, Sharh Kinz al-Daqa'iq and Munha al-Khaliq, and Compilation of al-Tawri, 2:11
15. Sarkhsi, Shams al-Imam Muhammad bin Ahmed bin Abi Sahl, Al-Mabusut, Dar al-Marfa'a Beirut, no edition, date of publication 1414 AH / 1993, 1:201
16. Hanbal, Ahmad bin Hanbal, Musnad, Musnad Jabir bin Abdullah, Al-Risalah, Volume I, 1421 AH / 2001 AD, Hadith: 14800, 23:109
17. Also, Musnadabi Huraira, Hadith: 7905, 13:282
18. Abu Dawud, Sulaiman Ibn Ash'ath, Sunan Abu Dawud, Kitab al-Drab, Chapter F Labs al-Shahrat, al-Maqabah al-Asriyah, Saida, Beirut, T. Darhid, Hadith: 4031
19. Dehlvi, Abdul Haq, Ishaat-ul-Lamaat, Translated by Muhammad Abdul Hakim Sharaf Qadri, Farid Book Stall Urdu Bazaar Lahore, Volume II, 2002, 5:577
20. Saeedi, Ghulam Rasool, Naam-ul-Bari Sharh Sahih Al-Bukhari, Zia Al-Quran Publications Karachi, Volume II, 2014, 12:378
21. Shamsuddin, Ahmad, Qanun Shariat, Zawiya Publishers, Data Darbar Market Lahore, Volume II, Published 2007, 2:426
22. Born in 1219 AH, he obtained his Shariat knowledge from Shah Ishaq Dehlvi, and has performed many Hajjs and is the author of many works. His Urdu commentary on "Mazhar-e-Haqq" is famous. He lived to be seventy years old and died in 1289 AH. (Hadaq Al-Hanafiyyah, p. 505)
23. Dehlvi, Muhammad Nawab Qutb-ud-Din Khan, Mazhar-e-Haqq, Maktaba-tul-Ilm Urdu Bazaar, Lahore, T-Naraad, 4:185
24. The Holy Quran. 21:33
25. Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Ibn Hussain Ibn Ali, Al-Zuhd Al-Kabeer Al-Bayhaqi, Cultural Institute Beirut, Third Edition, 1996, Hadith: 207, 1:18. Tabrizi, Muhammad bin Abdullah Al-Khatib, Mishkat Al-Masbah, Kitab Al-Iman, Chapter of Sedition in the Book and the Sunnah, Islamic Institute Beirut, Third Edition, 1405 AH, Hadith: 166
26. Hindi, Ali bin Husamuddin Ibn Qazi Khan, Kanz Al-Ummal Fi Sunan Al-Aqwal Wal-Afaal, Al-Risala Institute, Fifth Edition, 1401 AH/1981, 15:786
27. Rahmani, Maulana Khalid Saifullah, Kitab al-Fatawa, Zamzam Publishers Karachi, published 2008, t. nar., 6:95
28. Lajpuri, Mufti Syed Abdul Rahim, Fatawa al-Rahimiyah, Darul-Ishaat Urdu Bazaar Karachi, published 2003, t. nar., 10:97
29. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitaab al-Duaawat, Bab al-Fadl al-Dhikr al-Allahi, Hadith: 6408; Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitaab al-Dhikr wal-Duaa wa al-Tawbah, Bab al-Fadl al-Majalis al-Dhikr, Hadith: 2689
30. Qari, Mulla Ali, Marqaat al-Mafatih Sharh Mishkat al-Masabih, Maktaba Imdadiya Multan, t. n.m., 8:255
31. Nasa'i, Abdul Rahman bin Shu'ayb, Sunan al-Nasa'i, Hadith: 5400
32. You are a great Shafi'i jurist He had no equal in the fields of interpretation, language, hadith, jurisprudence, names of men, sciences related to hadith and other arts. He was very

knowledgeable. He had no equal in piety and piety. This was the reason why his funeral was attended by a large crowd. Among his works, Sharh Mushkil al-Wasit al-Ghazali in the branches of Shafi'i jurisprudence, Fatwas, Ulum al-Hadith, Ma'rifat al-Mu'tafil wa'l-Mu'tfal fi asma al-Rijal, and Tabaqat al-Shafi'i are famous. But the most famous was his book Mu'awiyah Ibn al-Salah, which is an important source in the principles of hadith. (Tabaqat al-Shafi'iyyin, 1:857).

33. Ibn Salah, Taqi al-Din Uthman bin Abdul Rahman, Fatwas Ibn al-Salah, Maktaba'at al-Uloom wal-Hikma'l al-Kutbah, Aalim al-Kutbah, Beirut, first edition, 1407 AH, 2:473
34. Azmi, Maulana Amjad Ali, Bahar-e-Shari'ah, Shabbir Brothers, Urdu Bazaar Lahore, published in 1996, p. 1:66
35. Barelvi ,Ahmad Raza Khan, Fatawa Rizviyya, Raza Foundation Lahore, Published 1423 AH / 2003, T.N., 24:548-50
36. Nafs Masdar, 24:549
37. Azmi, Maulana Amjad Ali, Bahar Shariat, 1:726
38. Barelvi, Ahmad Raza Khan, Fatawa Rizviyya, 14:269
39. Nafs Masdar, 15:163
40. Idri, Muhammad Ilyas, Questions and Answers about Kufriya Words, Maktaba-tul-Madinah Old Sabzi Mandi Karachi, T.N., p.21
41. Sheikh Jalaluddin Kabir is one of the descendants of the Chishti saints. He had attained the level of Ijtihad in the sciences of reason, tradition, jurisprudence and principles. He was well-versed in the sciences of interpretation, kalam and Sufism. Shah Abdul Aziz used to call him Baihaqi at that time. He swore allegiance to Mirza Mazhar Janjanan, who used to say that if God asked him on the Day of Judgment what he had brought for me, he would present Sanaullah. He is a great scholar with many works. His interpretation of Mazhar is a famous creation. (Hadaq al-Hanafiyya, p. 484)
42. Panipati, Qazi Sanaullah, Mala Badmina, translated by Kafeelur Rahman, Maktaba Rahmania Urdu Bazaar Lahore, p. 132
43. Ibn Hajar, Sheikh Shahabuddin Ahmad, Al-Zawajir an Iqtaraaf al-Kubaair, Al-Maktabata Asriyah, Saida Beirut, Lebanon, 1420 AH / 1999, 1:298
44. Lajpuri, Mufti Syed Abdul Rahim, Fatawa Rahimiyah, Darul Ishaat Urdu Bazaar Karachi, Ishaat 2003, 10:161
45. Azami, Maulana Amjad Ali, Bahar-e-Shari'at, 1:341
46. Ibn Hajar, Sheikh Shihabuddin Ahmad, Al-Zawajar an Iqtaraaf al-Kaba'ir, 1:25
47. Lajpuri, Mufti Syed Abdul Rahim, Fatawa Rahimiyah, 10:156
48. He was a jurist and fundamentalist. He was born in Damascus in 1198 AH and died in the same city on 21 Rabi' al-Thani 1252 AH. He is the author of many works, among which the response of Al-Muhattar Ali Al-Dur Al-Mukhtar on the enlightenment of the eyes, Uqood Al-Layli in the chains of the Awali, Uqood Al-Duriyah in the revision of Fatawa Al-Hamidiyyah, and the footnote to the Nazmat Al-Ishar on the explanation of the Ifadah are famous. (Mu'jam Al-Mulufin, 9:77)
49. Ibn Abidin, Muhammad Amin bin Omar bin Abdul Aziz, Rad Al-Muhattar Ali Al-Dur Al-Mukhtar, Darul Ishaat Beirut, Edition: Second, 1412 AH / 1992, 6:392
50. Mirthi, Ashiq Ilahi, Tazkiratul Rashid, Idara Islamiyat Anarkali Lahore, T.N., published 1986, 2:250
51. Gangohi, Mufti Mahmudul Hasan, Fatawa Mahmudiyya, Muzahri Gulshan Iqbal Library, Karachi, published 1986, T.N., 5:186
52. Mirthi, Ashiq Ilahi, Tazkiratul Rashid, 2:250
53. The Holy Quran. 139:3
54. Abu Dawud, Sulayman bin Ash'ath, Sunan Abu Dawud, Kitab al-Sawm, Chapter What is desirable in hastening the fast, Hadith: 2353, 2:305